اعتماد

20 FEB 2025

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل: پروفیسر اشتیاق احمد

دوروزہ قومی سمینار "اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد" کا افتتاح

حیدرآباد، 19 رفروری (پریس نوٹ) "عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دوروزہ قومی سمینار" اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ ادب کی تفہیم و تعیین قدر میں خودنوشت، سوانح، ڈائری، مکتوب، سفرنامہ وغیرہ بے حد معاون ہوتے ہیں۔ پروفیسر قاضی حبیب، سابق صدر شعبۂ اردو، عربی اور فارسی، مدراس یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد بڑی تعداد میں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ماضی کے مقابلے میں ڈی ٹی پی اور طباعت و اشاعت کی آسانیاں فراہم ہیں۔ نیز سرکاری اداروں کی مالی امداد اور اس فن سے اہل قلم کی دلچسپی نے بھی اسے فروغ دیا۔ پروفیسر حبیب نے سوانح اور خودنوشت کی تعریف، ان کے اہم عناصر، ان کی خصوصیات اور ارتقائی سفر سے جامع انداز میں واقف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ قدیم دکنی مثنویوں، تذکروں، خاکوں وغیرہ میں سوانحی عناصر ملتے ہیں۔ مہمان خصوصی پروفیسر محمد شاہد حسین، سابق استاد جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے بھی سمینار کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب میں زندگی کے تمام واقعات پیش نہیں کیے جاتے بلکہ اسے منتخب واقعات کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ انھوں نے حزم و احتیاط، دیانت داری، سلیقہ مندی اور غیر جانبداری کو سوانحی ادب کے لیے ضروری قرار دیا۔ سمینار کی کنوینر ڈاکٹر بی بی رضا خاتون نے موضوع کا تعارف کرایا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب قارئین کو قلم کاروں کی حیات و خدمات سے واقف کراتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ارتقا کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ انہوں نے سوانحی ادب سے متعلق اہم تخلیقی و تنقیدی کتب سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں، اسوسی ایٹ پروفیسر نے اجلاس کی نظامت کی اور ڈاکٹر بدر سلطانہ، گیسٹ فیکلٹی نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، پروفیسر عزیز بانو، پروفیسر نسیم الدین فریس، پروفیسر شہزاد انجم، سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، پروفیسر نثار احمد، صدر شعبۂ اردو ایس وی یونیورسٹی، تروپتی، ڈاکٹر محمد شہاب ظفر اعظمی، سابق صدر شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی کے علاوہ مختلف شعبوں کے صدور، اساتذہ، غیر تدریسی عملے کے ارکان، باہر سے آئے ہوئے مقالہ نگار، طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود تھی۔ سمینار کے افتتاحی دن کل شام میں یونیورسٹی لٹریری کلب، ثقافتی سرگرمی مرکز میں ایک قومی مشاعرے کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس مشاعرے میں مہمان شعرا جناب مصحف اقبال توصیفی، جناب محسن جلگانوی، جناب سردار سلیم، جناب سیف نظامی، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، پروفیسر محمد زاہد الحق، ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری اور میزبان شعرا پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، ڈاکٹر سید محمود کاظمی، پروفیسر سمیع صدیقی اور ڈاکٹر اسلم پرویز نے اپنا کلام سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

راشٹریہ سہارا

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل

دوروزہ قومی سمینار 'اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد' کا افتتاحی تقریب، پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

حیدرآباد، 19 رفروری۔ (ایس این بی) "عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دوروزہ قومی سمینار" اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ ادب کی تفہیم و تعیین قدر میں خودنوشت، سوانح، ڈائری، مکتوب، سفرنامہ وغیرہ بے حد معاون ہوتے ہیں۔ پروفیسر قاضی حبیب، سابق صدر شعبۂ اردو، عربی اور فارسی، مدراس یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد بڑی تعداد میں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ماضی کے مقابلے میں ڈی ٹی پی اور طباعت و اشاعت کی آسانیاں فراہم ہیں۔ نیز سرکاری اداروں کی مالی امداد اور اس فن سے اہل علم کی دلچسپی نے بھی اسے فروغ دیا۔ پروفیسر حبیب نے سوانح اور خودنوشت کی تعریف، ان کے اہم عناصر، ان کی خصوصیات اور ارتقائی سفر سے جامع انداز میں واقف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ قدیم دکنی مثنویوں، تذکروں، خاکوں وغیرہ میں سوانحی عناصر ملتے ہیں۔ مہمان خصوصی پروفیسر محمد شاہد حسین، سابق استاد جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے بھی سمینار کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب میں زندگی کے تمام واقعات پیش نہیں کیے جاتے بلکہ اسے منتخب واقعات کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ انھوں نے حزم و احتیاط، دیانت داری، سلیقہ مندی اور غیر جانبداری کو سوانحی ادب کے لیے ضروری قرار دیا۔ سمینار کی کنوینر ڈاکٹر بی بی رضا خاتون نے موضوع کا تعارف کرایا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب قارئین کو قلم کاروں کی حیات و خدمات سے واقف کراتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ارتقا کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ انہوں نے سوانحی ادب سے متعلق اہم تخلیقی و تنقیدی کتب سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں، اسوسی ایٹ پروفیسر نے اجلاس کی نظامت کی اور ڈاکٹر بدر سلطانہ، گیسٹ فیکلٹی نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، پروفیسر عزیز بانو، پروفیسر نسیم الدین فریس، پروفیسر شہزاد انجم، سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، پروفیسر نثار احمد، صدر شعبۂ اردو ایس وی یونیورسٹی، تروپتی، ڈاکٹر محمد شہاب ظفر اعظمی، سابق صدر شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی کے علاوہ مختلف شعبوں کے صدور، اساتذہ، غیر تدریسی عملے کے ارکان، باہر سے آئے ہوئے مقالہ نگار، طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود تھی۔

رہنمائے دکن

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل: پروفیسر اشتیاق احمد

دوروزہ قومی سمینار "اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد" کا افتتاح

حیدرآباد، 19 فروری (پریس نوٹ) عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دوروزہ قومی سمینار اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو

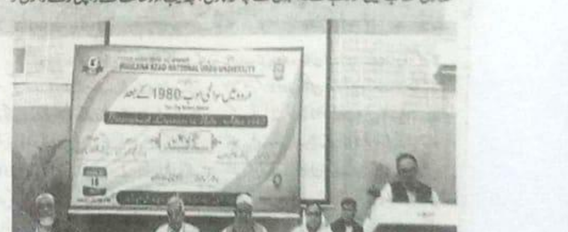

خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔

Agaz-e-Jung, Lucknow 20-02-2025

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل: پروفیسر اشتیاق احمد

دوروزہ قومی سمینار اردو میں سوانحی ادب 1980 کے بعد کا افتتاح

حیدرآباد (پریس نوٹ) عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دو روزہ قومی سمینار "اردو میں سوانحی ادب۔ 1980 کے بعد" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبہ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ ادب کی تفہیم و تعیین قدر میں خودنوشت، سوانح، ڈائری، مکتوب، سفرنامہ وغیرہ بے حد معاون ہوتے ہیں۔ پروفیسر قاضی حبیب، سابق صدر شعبۂ اردو، عربی اور فارسی، مدراس یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد بڑی تعداد میں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ماضی کے مقابلے میں ڈی ٹی پی اور طباعت و اشاعت کی آسانیاں فراہم ہیں۔ نیز سرکاری اداروں کی مالی امداد اور اس فن سے اہل علم کی دلچسپی نے بھی اسے فروغ دیا۔ پروفیسر حبیب نے سوانح اور خودنوشت کی تعریف، ان کے اہم عناصر، ان کی خصوصیات اور ارتقائی سفر سے جامع انداز میں واقف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ قدیم دکنی مثنویوں، تذکروں، خاکوں وغیرہ میں سوانحی عناصر ملتے ہیں۔ مہمانِ خصوصی پروفیسر محمد شاہد حسین، سابق استاد جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے بھی سمینار کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب میں زندگی کے تمام واقعات پیش نہیں کیے جاتے بلکہ اسے منتخب واقعات کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ انھوں نے حزم و احتیاط، دیانت داری، سلیقہ مندی اور غیر جانبداری کو سوانحی ادب کے لیے ضروری قرار دیا۔ سمینار کی کنوینر ڈاکٹر بی بی رضا خاتون نے موضوع کا تعارف کرایا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب قارئین کو قلم کاروں کی حیات و خدمات سے واقف کراتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ارتقا کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ انہوں نے سوانحی ادب سے متعلق اہم تخلیقی و تنقیدی کتب سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں، اسوسی ایٹ پروفیسر نے اجلاس کی نظامت کی اور ڈاکٹر بدر سلطانہ، گیسٹ فیکلٹی نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، پروفیسر عزیز بانو، پروفیسر نسیم الدین فریس، پروفیسر شہزادا انجم، سابق صدر شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، پروفیسر نثار احمد، صدر شعبۂ اردو ایس وی یونیورسٹی، تروپتی، ڈاکٹر محمد شہاب ظفر اعظمی، سابق صدر شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی کے علاوہ مختلف شعبوں کے صدور، اساتذہ، غیر تدریسی عملے کے ارکان، باہر سے آئے ہوئے مقالہ نگار، طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود تھی۔ سمینار کے افتتاحی دن کل شام میں یونیورسٹی لٹریری کلب، ثقافتی سرگرمی مرکز میں ایک قومی مشاعرے کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس مشاعرے میں مہمان شعرا جناب مصحف اقبال توصیفی، جناب محسن جلگانوی، جناب سردار سلیم، جناب سیف نظامی، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، پروفیسر محمد زاہد الحق، ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری اور میزبان شعرا پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، ڈاکٹر سید محمود کاظمی، پروفیسر سمیع صدیقی اور ڈاکٹر اسلم پرویز نے اپنا کلام سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

SIYASI UFUQUE,NEW DELHI 20-02-2025

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل

دوروزہ قومی سمینار "اردو میں سوانحی ادب۔1980 کے بعد" کا افتتاح

حیدرآباد، 19رفروری (پریس نوٹ) "عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دو روزہ قومی سمینار "اردو میں سوانحی ادب۔1980 کے بعد" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبہ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ ادب کی تفہیم و تعیین قدر میں خودنوشت، سوانح، ڈائری، مکتوب، سفرنامہ وغیرہ بے حد معاون ہوتے ہیں۔ پروفیسر قاضی حبیب، سابق صدر شعبۂ اردو، عربی اور فارسی، مدراس یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد بڑی تعداد میں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔

Thursday 20-02-2025 روزنامہ الحیات

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل : پروفیسر اشتیاق احمد

دو روزہ قومی سمینار ”اردو میں سوانحی ادب ۔ 1980 کے بعد“ کا افتتاح

حیدرآباد، 19 فروری: ” عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دو روزہ قومی سمینار ”اردو میں سوانحی ادب ۔ 1980 کے بعد“ کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبہ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ ادب کی تفہیم و تعیین قدر میں خودنوشت، سوانح، ڈائری، مکتوب، سفرنامہ وغیرہ بے حد معاون ہوتے ہیں۔ پروفیسر قاضی حبیب، سابق صدر شعبہ اردو، عربی اور فارسی، مدراس یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد بڑی تعداد میں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ماضی کے مقابلے میں ڈی ٹی پی اور طباعت و اشاعت کی آسانیاں فراہم ہیں۔ نیز سرکاری اداروں کی مالی امداد اور اس فن سے اہل علم کی دلچسپی نے بھی اسے فروغ دیا۔ پروفیسر حبیب نے سوانح اور خودنوشت کی تعریف، ان کے اہم عناصر، ان کی خصوصیات اور ارتقائی سفر سے جامع انداز میں واقف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ قدیم دکنی مثنویوں، تذکروں، خاکوں وغیرہ میں سوانحی عناصر ملتے ہیں۔

مہمانِ خصوصی پروفیسر محمد شاہد حسین، سابق استاد جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے بھی سمینار کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب میں زندگی کے تمام واقعات پیش نہیں کیے جاتے بلکہ اسے منتخب واقعات کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ انھوں نے حزم و احتیاط، دیانت داری، سلیقہ مندی اور غیر جانبداری کو سوانحی ادب کے لیے ضروری قرار دیا۔

سمینار کی کنوینر ڈاکٹر بی بی رضا خاتون نے موضوع کا تعارف کرایا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب قارئین کو قلم کاروں کی حیات و خدمات سے واقف کراتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ارتقا کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ انہوں نے سوانحی ادب سے متعلق اہم تخلیقی و تنقیدی کتب سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں، اسوسی ایٹ پروفیسر نے اجلاس کی نظامت کی اور ڈاکٹر بدر سلطانہ، گیسٹ فیکلٹی نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، پروفیسر عزیز بانو، پروفیسر نسیم الدین فریس، پروفیسر شہزاد انجم، سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، پروفیسر نثار احمد، صدر شعبۂ اردو ایس وی یونیورسٹی، تروپتی، ڈاکٹر محمد شہاب ظفر اعظمی، سابق صدر شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی کے علاوہ مختلف شعبوں کے صدور، اساتذہ، غیر تدریسی عملے کے ارکان، باہر سے آئے ہوئے مقالہ نگار، طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود تھی۔

سمینار کے افتتاحی دن کل شام میں یونیورسٹی لٹریری کلب، ثقافتی سرگرمی مرکز میں ایک قومی مشاعرے کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس مشاعرے میں مہمان شعرا جناب مصحف اقبال توصیفی، جناب محسن جلگانوی، جناب سردار سلیم، جناب سیف نظامی، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، پروفیسر محمد زاہد الحق، ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری اور میزبان شعرا پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، ڈاکٹر سید محمود کاظمی، پروفیسر سمیع صدیقی اور ڈاکٹر اسلم پرویز نے اپنا کلام سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

Urdu Action, Bhopal 20-2-25

سوانحی ادب کو حوالہ جاتی حیثیت حاصل : پروفیسر اشتیاق احمد

دو روزہ قومی سمینار ”اردو میں سوانحی ادب ۔ 1980 کے بعد“ کا افتتاح

حیدرآباد، 19 / فروری (پریس نوٹ) ” عام طور پر سوانحی ادب پر کم ہی سمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں انگریزی میں بہت سی سوانحیں لکھی گئیں۔ بعد میں دیگر زبانوں میں بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ دو روزہ قومی سمینار ”اردو میں سوانحی ادب ۔ 1980 کے بعد“ کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے دلچسپی رکھنے والوں کو خاص طور سے سوانحی ادب سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اردو میں سوانحی ادب میں تحقیق و جستجو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی لیے اسے حوالہ جاتی حیثیت حاصل ہے۔ قبل ازیں سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبہ اردو نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ اردو میں سوانحی ادب کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ ادب کی تفہیم و تعیین قدر میں خودنوشت، سوانح، ڈائری، مکتوب، سفرنامہ وغیرہ بے حد معاون ہوتے ہیں۔ پروفیسر قاضی حبیب، سابق صدر شعبۂ اردو، عربی اور فارسی، مدراس یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1980 کے بعد بڑی تعداد میں سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ماضی کے مقابلے میں ڈی ٹی پی اور طباعت و اشاعت کی آسانیاں فراہم ہیں۔ نیز سرکاری اداروں کی مالی امداد اور اس فن سے اہل علم کی دلچسپی نے بھی اسے فروغ دیا۔ پروفیسر حبیب نے سوانح اور خودنوشت کی تعریف، ان کے اہم عناصر، ان کی خصوصیات اور ارتقائی سفر سے جامع انداز میں واقف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ قدیم دکنی مثنویوں، تذکروں، خاکوں وغیرہ میں سوانحی عناصر ملتے ہیں۔ مہمانِ خصوصی پروفیسر محمد شاہد حسین، سابق استاد جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے بھی سمینار کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب میں زندگی کے تمام واقعات پیش نہیں کیے جاتے بلکہ اسے منتخب واقعات کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ انھوں نے حزم و احتیاط، دیانت داری، سلیقہ مندی اور غیر جانبداری کو سوانحی ادب کے لیے ضروری قرار دیا۔ سمینار کی کنوینر ڈاکٹر بی بی رضا خاتون نے موضوع کا تعارف کرایا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سوانحی ادب قارئین کو قلم کاروں کی حیات و خدمات سے واقف کراتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ارتقا کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ انہوں نے سوانحی ادب سے متعلق اہم تخلیقی و تنقیدی کتب سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر ابو شہیم خاں، اسوسی ایٹ پروفیسر نے اجلاس کی نظامت کی اور ڈاکٹر بدر سلطانہ، گیسٹ فیکلٹی نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، پروفیسر عزیز بانو، پروفیسر نسیم الدین فریس، پروفیسر شہزاد انجم، سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، پروفیسر نثار احمد، صدر شعبۂ اردو ایس وی یونیورسٹی، تروپتی، ڈاکٹر محمد شہاب ظفر اعظمی، سابق صدر شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی کے علاوہ مختلف شعبوں کے صدور، اساتذہ، غیر تدریسی عملے کے ارکان، باہر سے آئے ہوئے مقالہ نگار، طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود تھی۔ سمینار کے افتتاحی دن کل شام میں یونیورسٹی لٹریری کلب، ثقافتی سرگرمی مرکز میں ایک قومی مشاعرے کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس مشاعرے میں مہمان شعرا جناب مصحف اقبال توصیفی، جناب محسن جلگانوی، جناب سردار سلیم، جناب سیف نظامی، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، پروفیسر محمد زاہد الحق، ڈاکٹر وصی اللہ بختیاری اور میزبان شعرا پروفیسر سید علیم اشرف جائسی، ڈاکٹر سید محمود کاظمی، پروفیسر سمیع صدیقی اور ڈاکٹر اسلم پرویز نے اپنا کلام سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔